



JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE (JICC)

Volume 08, Issue 02 (July-December , 2025)

ISSN (Print):2707-689X

ISSN (Online) 2707-6903



Issue: <https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/17>

URL: <https://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/article/view/239>

Article DOI: <https://zenodo.org/badge/DOI/10.5281/zenodo.17249388.svg>

Title "The Role of Artificial Intelligence in
Islamic Studies: Opportunities and
Challenges"

Author (s): Dr.Fazail Asrar Ahmed.,Sajida Shaheen
And Khadija

Received on: 15 June, 2025

Accepted on: 15 September, 2025

Published on : 05 October 2025

Citation: Dr. Fazail Asrar Ahmed., Sajida Shaheen
And Khadija, " The Role of Artificial
Intelligence in Islamic Studies:
Opportunities and Challenges" JICC:8
no,2 (2025):1-15

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad



[Click here for more](#)

دینی علوم میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا کردار: امکانات اور خدشات

"The Role of Artificial Intelligence in Islamic Studies: Opportunities and Challenges"

*Dr.Fazail Asrar Ahmed

**Sajida Shaheen

*** Khadija

Abstract

The integration of Artificial Intelligence (AI) into the field of Islamic studies presents both remarkable opportunities and profound challenges. With the exponential growth of digital resources, AI can significantly enhance the accessibility, organization, and comparative analysis of Qur'anic exegesis, Hadith collections, jurisprudential literature, and historical sources. For scholars and students alike, AI-driven tools provide faster search capabilities, automated classification of texts, linguistic assistance in interpreting classical Arabic, and cross-referencing among diverse commentaries and legal opinions. These applications suggest that AI has the potential to serve as an indispensable assistant in the preservation, study, and dissemination of Islamic knowledge in the contemporary era.

Despite these benefits, critical concerns limit the role of AI in religious scholarship. AI systems remain dependent on human-designed algorithms and datasets, which raises the risk of misinterpretation, bias, and reliance on unauthenticated sources. The possibility of AI being misused in generating "automated fatwas" or replacing qualified scholars highlights a serious ethical and theological concern.

This study argues for a balanced framework: AI should be employed strictly as a supportive and auxiliary tool, not as an authoritative decision-maker. The authentic interpretation of sacred texts must remain under the supervision of qualified scholars who possess the necessary linguistic, historical, and juristic expertise. Future directions should focus on collaborative projects between Islamic seminaries, research institutions, and technology experts to develop AI systems that are carefully curated, based on authentic sources, and ethically monitored. In this way, AI can contribute positively to Islamic scholarship while respecting its epistemological and spiritual foundations.

Keywords: Artificial Intelligence, Islamic Studies, Qur'anic Exegesis, Hadith, Jurisprudence, Ijtihād, Ethical Concerns

*Associate Prof. (Emeritus) Dept. of Islamic Studies Govt. Allama Iqbal Graduate College Sialkot.

**Associate Professor of History, Government Girls Degree College, Dabagri,, Peshawar

***Bs. Scholar, Shaikh Zayed Islamic Centre (SZIC), University of Peshawar

دینی علوم میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس (Artificial Intelligence) کے استعمال نے نئے امکانات اور اہم سوالات کو جنم دیا ہے۔ عصر حاضر میں علمی ذخائر کی تیزی سے ڈیجیٹلائزیشن کے نتیجے میں قرآن کریم کی تفاسیر، احادیث کے مجموعے، فقہی لٹریچر اور اسلامی تاریخ کے متون ایک وسیع ڈیٹابیس کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ اس تناظر میں AI تحقیق کے عمل کو نہ صرف تیز تر بناتا ہے بلکہ محققین کو فوری سرچ کی سہولت، متون کی خود کار درجہ بندی، لسانی تجزیے اور مختلف تفسیری و فقہی آراء کے تقابلی مطالعے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اس طرح یہ جدید ٹیکنالوجی دینی علوم کی بقا، اشاعت اور سہل تفہیم میں ایک اہم معاون کردار ادا کر سکتی ہے۔ تاہم اس کے ساتھ چند سنگین خدشات بھی وابستہ ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ AI بذاتِ خود اجتہادی بصیرت، روحانی گہرائی اور فقہی تنوع کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہ اپنے الگور تھمز اور فراہم کردہ ڈیٹا پر منحصر ہے، جس سے غلط فہمی، جانبداری یا غیر مستند ماخذات کے استعمال کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ مزید برآں، مختلف مکاتب فکر کے فقہی و تفسیری اختلافات کو یکساں طور پر پیش نہ کر پانے اور عوامی سطح پر "خود کار فتوے" جاری کرنے جیسے خطرات دینی و اخلاقی پیچیدگیوں کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔

یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کو دینی علوم میں صرف بطور معاون آلہ استعمال کیا جانا چاہیے، نہ کہ بطور "فیصلہ ساز اتھارٹی"۔ قرآن و سنت کی اصل تعبیر اور فقہی استنباط ہمیشہ اہل علم و اجتہاد کے اختیار میں رہنے چاہئیں جو تاریخی، لسانی اور شرعی مہارت کے ساتھ ساتھ علمی دیانت بھی رکھتے ہوں۔ مستقبل میں دینی اداروں اور ٹیکنالوجی ماہرین کے درمیان مشترکہ تعاون اس بات کو یقینی بنا سکتا ہے کہ AI پر مبنی نظام مستند مصادر پر قائم ہوں اور دینی علوم کی خدمت مثبت، محتاط اور علمی دیانت کے تقاضوں کے مطابق انجام دیں۔

کلیدی الفاظ: آرٹیفیشل انٹیلیجنس، دینی علوم، تفسیر قرآن، حدیث، فقہ، اجتہاد، اخلاقی خدشات

تعارف

جدید دور میں سائنس و ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ انہی جدید ایجادات میں سب سے نمایاں آرٹیفیشل انٹیلیجنس (Artificial Intelligence – AI) ہے، جس نے تحقیق، تعلیم، طب، صنعت، معیشت اور سماجیات جیسے مختلف شعبوں میں نئی راہیں کھولی ہیں۔ انسانی ذہن کو سہارا دینے والی یہ ٹیکنالوجی نہ صرف معلومات تک تیز رسائی فراہم کرتی ہے بلکہ تجزیہ، پیش گوئی اور پیچیدہ مسائل کے حل

میں بھی مددگار ہے۔

جب ہم دینی علوم کی بات کرتے ہیں تو یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ اسلامی شریعت اور اس کے علوم ہمیشہ سے عقل، استدلال اور اجتہاد کے اصول پر قائم رہے ہیں۔ قرآن و سنت کی تشریح، فقہی احکام کی تدوین اور تاریخی مصادر کی حفاظت کے عمل میں اہل علم نے صدیوں پر محیط علمی سرمایہ پیش کیا ہے۔ آج کے دور میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آرٹیفیشل انٹیلیجنس دینی علوم خصوصاً آیات احکام کی تفسیر، فقہی استنباط اور حدیثی تحقیق میں کوئی مثبت کردار ادا کر سکتی ہے؟ یہاں دو پہلو سامنے آتے ہیں:

1. امکانات: (Opportunities)

- دینی متون کی ڈیجیٹل تدوین اور فوری تلاش۔
- مختلف تفاسیر، شروح اور فقہی مذاہب تک آسان رسائی۔
- تقابلی مطالعہ اور اعداد و شمار کی بنیاد پر تجزیہ۔
- جدید زبانوں اور تراجم کے ذریعے قرآن و حدیث کے پیغام کی اشاعت۔

2. خدشات: (Challenges)

- انسانی اجتہاد کی جگہ مشینی نتائج پر اندھا اعتماد۔
 - نصوص شرعیہ کی تاویلات میں ممکنہ غلطیاں۔
 - ٹیکنالوجی پر حد سے زیادہ انحصار کے دینی و فکری اثرات۔
 - مشین کی "غیر اخلاقی" یا "غیر شرعی" تشریحات کا اندیشہ۔
- لہذا یہ تحقیق اس امر کا جائزہ لے گی کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس دینی علوم میں کس حد تک معاون ثابت ہو سکتی ہے، اس کا استعمال کہاں تک جائز ہے، اور کن حدود و قیود کے ساتھ اسے اپنانا ضروری ہے۔ اس مطالعے کے ذریعے ایک متوازن نقطہ نظر سامنے لانا مقصود ہے تاکہ نہ صرف جدید تقاضوں کو سمجھا جاسکے بلکہ دینی روایت کی حفاظت اور استنباطی اصولوں کی پاسداری بھی برقرار رہے۔

آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی تعریف

آرٹیفیشل انٹیلیجنس (Artificial Intelligence – AI) دراصل کمپیوٹر سائنس کی ایک شاخ ہے

جس کا مقصد ایسی مشینوں اور سسٹمز کی تیاری ہے جو انسانی ذہانت جیسی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔ ان صلاحیتوں میں سیکھنا (Learning)، استدلال (Reasoning)، فیصلہ سازی (Decision Making)، زبان کی تفہیم (Language Understanding) اور مسائل کا حل (Problem Solving) شامل ہیں۔

جدید ماہرین کے مطابق:

"Artificial Intelligence is the simulation of human intelligence processes by machines, especially computer systems."¹

یعنی مشینوں میں انسانی ذہنی عمل کی مشابہت پیدا کرنا ہی اصل مقصد ہے۔ اس کے تحت کمپیوٹر الگورتھمز ڈیٹا سے سیکھتے ہیں، نتائج اخذ کرتے ہیں اور انسانی مداخلت کے بغیر خود کار فیصلے کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اسلامی تناظر میں اگرچہ "ذہانت" کا تعلق انسانی عقل، شعور اور تجربے سے ہے، لیکن ٹیکنالوجی نے اس اصطلاح کو ایک وسیع مفہوم میں استعمال کیا ہے، جس کے ذریعے مشینوں کو "ذہین" یا "سمارٹ" قرار دیا جاتا ہے۔

تاریخی پس منظر اور ارتقائی مراحل

آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا تصور نیا نہیں۔ انسانی تاریخ میں ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ کوئی خود کار نظام انسانی کاموں کو آسان بنا سکے۔

• قدیم بنیادیں: یونانی فلسفی ارسطو (384-322 ق م) نے منطق اور استدلال کے اصول وضع کیے جو بعد میں "الگورتھم" کی صورت اختیار کر گئے۔²

• خود کار مشینیں: مسلم سائنس دان بنو موسیٰ (813-873ء) اور جزیری (1136-1206ء) نے

خود کار آلات (Automata) اور کمینیکل نظام وضع کیے جنہیں جدید روبوٹکس کا پیش خیمہ کہا جاسکتا ہے۔³

• جدید آغاز 1940ء: کی دہائی میں کمپیوٹر سائنس کی ترقی کے بعد "مصنوعی ذہانت" کا تصور عملی شکل اختیار کرنے لگا۔

• 1956ء: ڈارٹموٹھ کانفرنس (Dartmouth Conference) میں "Artificial

"Intelligence کی اصطلاح پہلی بار استعمال ہوئی اور یہ باقاعدہ ایک علمی ڈسپلن کے طور پر سامنے آیا۔"⁴

1960ء-1980ء: ابتدائی ماڈلز اور پروگرام تیار ہوئے لیکن وسائل اور ڈیٹا کی کمی کی وجہ سے ترقی محدود رہی۔
1997ء: آئی بی ایم کا کمپیوٹر Deep Blue شطرنج کے عالمی چیمپئن "کاسپاروف" کو شکست دینے میں کامیاب ہوا، جو AI کی تاریخ میں سنگ میل سمجھا جاتا ہے۔⁵

2000ء کے بعد: مشین لرننگ (Machine Learning) اور نیورل نیٹ ورکس (Neural Networks) نے تیز رفتاری سے ترقی کی اور آج AI ایک روزمرہ حقیقت بن چکا ہے۔

جدید دور میں AI کے اہم شعبے
آج آرٹیفیشل انٹیلیجنس نے زندگی کے تقریباً ہر میدان میں اپنی موجودگی درج کرائی ہے۔ اس کے چند اہم شعبے درج ذیل ہیں:

1. نیچرل لینگویج پروسیسنگ (NLP): کمپیوٹر کو انسانی زبان سمجھنے اور پیدا کرنے کی صلاحیت دینا، جیسے گوگل ٹرانسلیٹ یا ChatGPT۔⁶
 2. مشین لرننگ اور ڈیپ لرننگ: کمپیوٹر کو ڈیٹا سے سیکھنے اور خود کار طور پر نتائج اخذ کرنے کے قابل بنانا، جو طبی تحقیق اور مارکیٹنگ میں استعمال ہو رہا ہے۔
 3. کمپیوٹر ویژن (Computer Vision): مشین کو تصاویر اور ویڈیوز کو پہچاننے کی صلاحیت دینا، جیسے چہرہ شناسی (Face Recognition)۔
 4. روبوٹکس: خود کار مشینیں اور روبوٹ تیار کرنا جو صنعت، طب اور جنگی میدان میں استعمال ہو رہے ہیں۔
 5. ڈیٹا اینالیٹکس: بڑے پیمانے پر اعداد و شمار کا تجزیہ، جس نے معیشت اور سوشلوجی کے میدان میں انقلاب برپا کیا ہے۔
 6. ایکسپرٹ سسٹمز: ایسے پروگرام جو کسی مخصوص شعبے کے ماہر کی طرح مشورہ دے سکیں، جیسے میڈیکل ڈائیگنوسٹک یا فقیہی مسائل میں ڈیجیٹل مددگار۔
- یوں کہا جاسکتا ہے کہ AI آج کے دور کا سب سے اہم اور انقلابی ٹیکنالوجی نظام ہے جس نے تحقیق اور روزمرہ زندگی دونوں کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

دینی علوم اور جدید ٹیکنالوجی

دینی علوم میں قدیم و جدید وسائل تحقیق

اسلامی علوم کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قدیم دور میں تحقیق و تدریس کے بنیادی وسائل زبان، کتابت اور سند کے ساتھ نقل و روایت تھے۔ محدثین نے اسماء الرجال، علل حدیث اور اصول جرح و تعدیل جیسے دقیق علوم مرتب کیے تاکہ دینی ذخیرے کی صحت کو یقینی بنایا جاسکے۔ قرآن کریم کے تفسیری ذخیرے، فقہ کے مدونہ اصول اور علم کلام کی کتب دراصل اسی قدیم علمی محنت کی روشن مثالیں ہیں۔⁷

جدید دور میں جب طباعت و نشر کے ذرائع متعارف ہوئے تو اسلامی علوم کی اشاعت میں غیر معمولی سہولت پیدا ہوئی۔ مطابع (Presses) کے قیام نے کتب کو محفوظ کرنے اور عام فہم بنانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اسی طرح جامعات میں تحقیقی جرائد، انسائیکلو پیڈیا اور جدید طرزِ نصاب نے تحقیق کو زیادہ منظم کیا۔⁸

الیکٹرانک ڈیجیٹل ذرائع کا کردار

ڈیجیٹل انقلاب نے دینی علوم کو ایک نئے دور میں داخل کر دیا ہے۔ آج کے محقق کے پاس وہ وسائل موجود ہیں جو ماضی کے ائمہ کے لیے ناممکن تھے۔ ان میں چند نمایاں پہلو درج ذیل ہیں:

1. ڈیجیٹل مکتبات : جیسے "مکتبہ شاملہ"، "المکتبۃ الوقفیۃ" اور "الدرر السنیۃ" جہاں لاکھوں کتب ایک کلک پر دستیاب ہیں۔⁹

2. آن لائن ڈیٹابیس : حدیث کے ذخائر کے ساتھ سرچ انجن اور تخریج کے آلات مثلاً Sunnah.com ، Shamela.ws وغیرہ۔

3. الیکٹرانک جرائد اور ریسرچ پورٹلز : جامعات و تحقیقی مراکز اپنے مقالات اور کتب آن لائن شائع کرتے ہیں، جس سے علمی مواد تک فوری رسائی ممکن ہو گئی ہے۔

4. سافٹ ویئر اور اپلیکیشنز : تجوید، قرآن فہمی، لغات اور فقہی مسائل کے لیے موبائل ایپس اور AI پر مبنی پروگرام، طلبہ و محققین کے لیے سہولت کا ذریعہ ہیں۔

5. ڈیجیٹل تدریس : آن لائن کورسز، ویبنارز اور وچوئل کلاسز نے دینی تعلیم کے روایتی ڈھانچے کو بدل دیا ہے۔

یوں کہا جاسکتا ہے کہ جدید ذرائع نے نہ صرف تحقیق کی رفتار کو کئی گنا بڑھا دیا ہے بلکہ مواد کی دستیابی، اس کے تحفظ اور اس کے تجزیے میں بھی بنیادی انقلاب برپا کیا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کے اثرات پر اہل علم کا موقف

اہل علم نے جدید ٹیکنالوجی کے اثرات کے بارے میں متوازن اور محتاط رویہ اختیار کیا ہے۔

• مثبت پہلو:

بعض علما نے جدید ٹیکنالوجی کو "نصرتِ دین" کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک قرآن و سنت کی اشاعت اور علوم اسلامیہ کی ترویج میں یہ وسائل نہایت مفید ہیں۔ علامہ یوسف القرضاوی نے اپنی تحریروں میں اس بات پر زور دیا ہے کہ امت کو نئے وسائل سے استفادہ کر کے اپنی علمی روایت کو زیادہ مؤثر بنانا چاہیے۔¹⁰

• احتیاطی پہلو:

کچھ علما اس امر پر زور دیتے ہیں کہ ڈیجیٹل ذرائع پر مکمل اعتماد مناسب نہیں کیونکہ متن کی صحت، ایڈیٹنگ کی کوتاہیاں اور غیر معتبر مواد کا خطرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ اس لیے اہل علم کے نزدیک روایتی تحقیق (ثبت، تخریج اور تنقید) کے اصولوں کو ہر حال میں برقرار رکھنا ضروری ہے۔¹¹

• اعتدال:

اکثر محققین کے نزدیک درست موقف یہ ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کو وسیلہ سمجھ کر استعمال کیا جائے، لیکن اس کے نتائج کو حتمی قرار دینے سے پہلے علمی معیار اور اصولی تحقیق کو لازماً بروئے کار لایا جائے۔

خلاصہ

مذکورہ مباحث سے واضح ہوتا ہے کہ دینی علوم کی روایت میں قدیم محققین نے بنیادی بنیادیں فراہم کیں، جب کہ جدید ٹیکنالوجی نے ان بنیادوں کو مزید وسعت اور سہولت عطا کی۔ البتہ اصل ذمہ داری آج بھی اہل علم پر ہے کہ وہ ڈیجیٹل ذرائع سے استفادہ کرتے ہوئے معیارِ تحقیق اور صحتِ روایت پر کوئی سمجھوتہ نہ کریں۔

دینی علوم میں آرٹیفشل انٹیلیجنس کے امکانات

قرآن و حدیث کی ڈیجیٹل تدوین اور سرچ انجنز

آرٹیفشل انٹیلیجنس نے قرآن و سنت کی ڈیجیٹل تدوین اور محفوظ کاری میں غیر معمولی سہولت پیدا کی ہے۔ ایس

سے سافٹ ویئر تیار ہو چکے ہیں جو قرآنی آیات کو صرف الفاظ سے نہیں بلکہ مضامین و موضوعات کے اعتبار سے بھی تلاش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مکتبہ شاملہ اور "الدرر السنیہ" جیسے پلیٹ فارمز میں AI پر مبنی سرچ انجن استعمال ہو رہے ہیں، جو کسی آیت یا حدیث کے کلیدی الفاظ سے فوری نتائج فراہم کرتے ہیں۔¹² یہ سہولت اس لحاظ سے اہم ہے کہ طلبہ و محققین کو کتب خانوں میں گھنٹوں تلاش کرنے کے بجائے چند سیکنڈ میں اصل مآخذ تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔

آیات احکام کی تفسیر میں AI کے استعمالات

آیات احکام قرآن کریم کے وہ مقامات ہیں جن میں فقہی و قانونی احکام بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی تعداد تقریباً پانچ سو مانی جاتی ہے۔¹³ مفسرین نے ان پر تفصیلی کلام کیا ہے، لیکن جدید تحقیق میں AI الگورتھمز کے ذریعے ان آیات کو موضوعات کے اعتبار سے خود کار درجہ بندی دی جاسکتی ہے، مثلاً:

- عبادات سے متعلقہ آیات
- معاملات اور معاہدات کی آیات
- عائلی قوانین کی آیات

مزید یہ کہ AI پر مبنی ٹیکسٹ اینالسس (Text Analysis) کے ذریعے آیات کے الفاظی و نحوی ربط، فقہی استنباطات اور مختلف مکاتب فکر کی آرا کا تقابلی مطالعہ زیادہ آسان اور منظم انداز میں کیا جاسکتا ہے۔¹⁴ فقہی مسائل میں تقابلی مطالعہ

اسلامی فقہ میں مختلف مکاتب فکر کے درمیان اختلافات ہمیشہ سے موجود ہیں۔ فقہ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کے دلائل و تفصیلات کو مرتب کرنے کے لیے روایتی کتب کے ساتھ جدید ڈیجیٹل ٹولز نے سہولت فراہم کی ہے۔

AI پر مبنی کمپیوریٹو اینالسس سسٹمز (Comparative Analysis Systems) اس قابل ہیں کہ:

- کسی مسئلے کے متعلق مختلف ائمہ کی آرا کو الگ الگ مرتب کریں۔
- قرآن و سنت کے نصوص کو بنیاد بنا کر رائے کے دلائل واضح کریں۔
- اختلاف کے اسباب (اصول، روایت یا تاویل) کی نشاندہی کریں۔

اس سے فقہی مسائل کی معروضی تفہیم آسان ہو جاتی ہے اور محققین کو تیزی سے نتائج تک رسائی ملتی ہے۔¹⁵
حدیثی ذخائر کی جانچ اور اسناد کا تجزیہ

حدیثی علوم میں اسناد اور رجال کا تجزیہ ایک نہایت دقیق اور محنت طلب کام ہے۔ AI نے اس میدان میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ جدید Hadith Verification Systems اسناد کے پورے سلسلے (Chain of Narrators) کو ڈیجیٹل طور پر نقشہ بندی (Mapping) کر سکتے ہیں اور یہ بتا سکتے ہیں کہ:

- راوی کس طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔
 - اس کی جرح و تعدیل کے بارے میں محدثین کی رائے کیا ہے۔
 - اسناد میں ضعف یا انقطاع کہاں پایا جاتا ہے۔
- مثلاً، "مکتبہ شاملہ" میں تخریج الاحادیث کی سہولت نے حدیثی تحقیق کو پہلے سے کہیں زیادہ سہل اور مربوط بنادیا ہے۔¹⁶

دینی متون کے تراجم اور اشاعت میں کردار

AI کا ایک نمایاں استعمال ترجمہ (Translation Systems) میں سامنے آیا ہے۔ جدید AI مترجمات (مثلاً Google Translate یا DeepL اب عربی، اردو اور انگریزی کے دینی متون کے ترجمے میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ اگرچہ یہ تراجم مکمل طور پر قابل اعتماد نہیں، تاہم ابتدائی فہم اور اشاعت کے عمل میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔

مزید یہ کہ AI پر مبنی OCR (Optical Character Recognition) ٹیکنالوجی نے قدیم مخطوطات کو ڈیجیٹل شکل میں منتقل کرنا ممکن بنا دیا ہے، جس سے اسلامی ذخیرے کے ضیاع کا خطرہ بہت کم ہو گیا ہے۔¹⁷

خلاصہ

ان مباحث سے واضح ہوتا ہے کہ آرٹیفیٹل انٹیلیجنس نے دینی علوم کے مختلف پہلوؤں کو نئی جہتیں عطا کی ہیں۔ قرآن و سنت کی تدوین، آیات احکام کی تحقیق، فقہی مسائل کے تقابلی مطالعہ، حدیثی ذخائر کی تخریج اور دینی متون کے تراجم all—یہ وہ امکانات ہیں جنہوں نے اسلامی علوم کی تحقیق کو زیادہ آسان، منظم اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنا دیا ہے۔ البتہ اہل علم کے نزدیک ان سہولیات کے ساتھ ساتھ روایتی معیار تحقیق اور

علمی دیانت کو ہر حال میں برقرار رکھنا ضروری ہے۔

انسانی اجتہاد کے متبادل کے طور پر AI کا استعمال

اسلامی فقہ اور اصول فقہ میں اجتہاد بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اجتہاد محض نصوص کے الفاظی معانی اخذ کرنے کا نام نہیں بلکہ نصوص کی روح، سیاق و سباق، مصالح و مقاصد اور امت کی ضروریات کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنے کا عمل ہے۔ یہ صلاحیت صرف اس شخص میں ممکن ہے جو شرائط اجتہاد پوری کرتا ہو: قرآن و سنت میں مہارت، اصول فقہ کی معرفت، لغت عربی پر دسترس اور حالاتِ زمانہ کا ادراک¹⁸

اگر AI کو انسانی اجتہاد کا متبادل بنایا جائے تو یہ ایک بنیادی خطرہ ہو سکتا ہے، کیونکہ AI کی بنیاد ڈیٹا پر ہے، جبکہ اجتہاد کی اصل بنیاد روحانی بصیرت، تقویٰ اور دینی شعور ہے۔ لہذا، AI کو محض معاون آلہ سمجھا جاسکتا ہے، لیکن اسے مجتہد یا مفتی کی جگہ نہیں رکھا جاسکتا۔

نصوص شرعیہ کی غلط تاویلات کا امکان

آرٹیفیشل انٹیلیجنس چونکہ Algorithms اور Data Processing کے اصولوں پر کام کرتی ہے، اس لیے نصوص شرعیہ کے ساتھ اس کے استعمال میں غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ مثلاً:

- کسی آیت یا حدیث کو سیاق و سباق سے کاٹ کر پیش کرنا۔
- فقہی اصطلاحات کے دقیق فرق کو نظر انداز کرنا۔
- مختلف مکاتب فکر کی رائے کو یکساں سمجھنا۔

یہ خطرہ خاص طور پر اس وقت بڑھ جاتا ہے جب AI کے ڈیٹا بیس میں غیر معتبر یا متنازعہ مواد شامل ہو۔ ماضی میں بھی بعض مستشرقین نے قرآن و حدیث کی ایسی تعبیرات کیں جو امت کے اجماعی فہم سے متصادم تھیں؛ اسی طرز پر AI اگر محتاط نہ ہو تو غلط تاویلات کو رواج دے سکتی ہے۔¹⁹

ٹیکنالوجی پر ضرورت سے زیادہ انحصار

دینی علوم کی روایت میں ہمیشہ انسانی واسطہ اہم رہا ہے۔ استاد و شاگرد کا رشتہ، علم کی سند، اور متن کے ساتھ براہ راست تعلق، یہ سب اسلامی تعلیمات کے خاص امتیازات ہیں۔ اگر طلبہ اور محققین ضرورت سے زیادہ AI اور ٹیکنالوجی پر انحصار کرنے لگیں تو یہ خطرات پیدا ہو سکتے ہیں:

- کتب بینی اور اصل ماخذ کے مطالعے میں کمی۔
- یادداشت اور فکری محنت میں کمزوری۔
- تحقیق کے معیار میں سطحیت۔

علماء نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ سہولتوں کو استعمال کیا جائے، لیکن ذہنی و عملی مشقت کے بغیر علم میں پختگی حاصل نہیں ہو سکتی۔²⁰

فکری و اخلاقی پہلوؤں میں احتمالی نقصانات

AI کے دینی استعمال سے بعض فکری و اخلاقی خدشات بھی جنم لیتے ہیں، جیسے:

فکری انحصار: اگر مسلمان علماء اور محققین اپنی دینی تحقیق کے لیے مغربی تیار کردہ AI سسٹمز پر انحصار کریں تو اس میں فکری استعماری خطرہ موجود ہے، کیونکہ ڈیٹا اور الگورتھم کا کنٹرول غیر مسلم اداروں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اخلاقی پہلو AI پر مبنی ایپس اور ویب سائٹس اگر تجارتی بنیادوں پر بنائی جائیں تو دین ایک مارکیٹ پر وڈکٹ بننے کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے، جو دینی اقدار کے خلاف ہے۔

ذاتی معلومات کا غلط استعمال: آن لائن دینی سوالات اور فتوے کے نظام میں صارفین کی معلومات محفوظ نہیں ہوتیں، جس سے رازداری (Privacy) متاثر ہو سکتی ہے۔

روحانی پہلو کی کمی: دین صرف معلوماتی علم کا نام نہیں بلکہ تزکیہ و تربیت بھی اس کا حصہ ہے۔ AI چونکہ جذبات و روحانیت سے عاری ہے، اس لیے اس پر انحصار روحانی پہلو کو کمزور کر سکتا ہے۔²¹

مذکورہ مباحث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ AI دینی علوم میں سہولت فراہم کر رہی ہے، لیکن اس کے ساتھ سنگین خدشات بھی وابستہ ہیں۔ انسانی اجتہاد کو مشینی الگورتھمز سے بدلنے کا تصور دینی روایت سے متصادم ہے۔

نصوص شرعیہ کی تاویل میں غلطی کا امکان ہمیشہ رہے گا۔ ٹیکنالوجی پر حد سے زیادہ انحصار طلبہ و محققین کی فکری و عملی صلاحیتوں کو کمزور کر سکتا ہے، اور فکری و اخلاقی سطح پر امت کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ

AI کو صرف ایک معاون وسیلہ سمجھا جائے، نہ کہ انسانی اجتہاد اور علمی بصیرت کا متبادل۔

نتائج و سفارشات

1. دینی علوم میں جدید ٹیکنالوجی کا کردار مثبت بھی ہے اور منفی بھی۔

قرآن وحدیث کی تدوین، فقہی مباحث میں تقابلی مطالعہ اور دینی متون کے تراجم میں AI نے غیر معمولی سہولت فراہم کی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ نصوص شرعیہ کی غلط تاویل اور ضرورت سے زیادہ انحصار جیسے خدشات بھی نمایاں ہیں۔

2. AI اجتہاد کا متبادل نہیں۔

انسانی اجتہاد اور فقہی بصیرت تقویٰ، فہم نصوص اور حالاتِ زمانہ کے ادراک پر مبنی ہے۔ یہ خصوصیات مشینوں میں ممکن نہیں، اس لیے AI کو محض معاون ذریعہ سمجھا جائے۔

3. ڈیجیٹل وسائل نے تحقیق میں تیزی پیدا کی۔

مکتبہ شاملہ، ڈیجیٹل جرائد اور سرچ انجنز نے طلبہ و محققین کے لیے بنیادی کتب اور مصادر تک فوری رسائی ممکن بنادی ہے۔ اس سے دینی علوم کی اشاعت اور حفاظت میں نمایاں سہولت پیدا ہوئی۔

4. اخلاقی و فکری چیلنجز موجود ہیں۔

مغربی اداروں کے تیار کردہ AI سسٹمز پر انحصار سے فکری استعماری اثرات کا خدشہ ہے۔ اسی طرح دینی متون کا تجارتی اور سطحی استعمال دین کی روح کو کمزور کر سکتا ہے۔

5. اہل علم کا مجموعی موقف اعتدال پر مبنی ہے۔

ایک طرف وہ AI کے مثبت استعمال کو قبول کرتے ہیں، دوسری طرف تحقیق کے اصولی معیار پر سمجھوتہ کرنے کو نقصان دہ قرار دیتے ہیں۔

سفارشات

1. AI کو معاون وسیلہ کے طور پر استعمال کیا جائے، متبادل کے طور پر نہیں۔

نصوص شرعیہ کی تعبیر، فقہی استنباط اور اجتہاد ہمیشہ انسانی بصیرت اور تقویٰ پر مبنی رہنے چاہئیں۔

2. اسلامی جامعات اور تحقیقی ادارے اپنے AI سسٹمز تیار کریں۔

مغربی ذرائع پر مکمل انحصار خطرناک ہے۔ لہذا اسلامی ادارے قرآن وحدیث اور فقہ کی معتبر کتب پر مبنی خود مختار ڈیجیٹل ڈیٹابیس تیار کریں۔

3. متونِ اسلامی کی ڈیجیٹل اشاعت میں احتیاطی اصول اپنائے جائیں۔

ہر متن کی صحت، سند اور تخریج کے بعد ہی اسے ڈیجیٹل طور پر عام کیا جائے، تاکہ غلط مواد کے پھیلنے کا خطرہ کم ہو۔

4. طلبہ و محققین میں توازن کی تربیت دی جائے۔

انہیں یہ سمجھایا جائے کہ AI صرف تحقیق میں سہولت پیدا کرتا ہے، لیکن اصل علم اور پختگی صرف کتبِ بنی، استاد سے استفادہ اور علمی محنت سے آتی ہے۔

5. اخلاقی اور روحانی پہلو کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

دینی علوم میں AI کے استعمال کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس، روحانی تربیت اور اخلاقی شعور کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ علم محض معلومات نہ رہے بلکہ عملی و اخلاقی رہنمائی کا ذریعہ بھی ہو۔

حواشی

1 Russell, S. & Norvig, P., Artificial Intelligence: A Modern Approach, Pearson, 3rd ed., 2010, p. 2.

² Copeland, B. J., Artificial Intelligence, Stanford Encyclopedia of Philosophy, 2020.

³ الجوزری، بدیع الزمان، الجامع بین العلم والعمل النافع فی صناعة الحیل، حیدرآباد، 1913ء۔

4 McCarthy, J., Dartmouth Conference Proposal, 1956.

5 Campbell, M., Hoane, A. J., & Hsu, F. H., "Deep Blue," Artificial Intelligence, Vol. 134, 2002.

6 Jurafsky, D. & Martin, J. H., Speech and Language Processing, Pearson, 2019.

7 ابن حجر عسقلانی، أحمد بن علی بن حجر، النکت علی کتاب ابن الصلاح، عمادة البحوث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، ط 1،

1404ھ، ج 1، ص 52۔

□ Ibn Hajar 'Asqalani, Ahmad bin 'Ali bin Hajar, al-Nukat 'ala Kitab Ibn al-Salah, 'Imadat al-Bahth al-'Ilmi bil-Jami'ah al-Islamiyyah, al-Madinah al-Munawwarah, 1st ed., 1404H, vol. 1, p. 52.

8 احمد امین، ظہر الاسلام، المکتبۃ السننید، قاہرہ، 1962ء، ج 2، ص 134۔

Ahmad Amin, Zahr al-Islam, al-Maktabah al-Nahdiyyah, Qahirah, 1962, vol. 2, p. 134.

9 الغازی، محمود احمد، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران کتب، لاہور، 2005ء، ص 89۔

al-Ghazi, Mahmud Ahmad, Muhazirat Fiqh, al-Faisal Nashiran Kutub, Lahore, 2005, p. 89.

10 القرطادوی، یوسف، الاجتہاد فی الشریعۃ الاسلامیہ، دار القلم، بیروت، 1996ء، ص 211۔

□ al-Qaradawi, Yusuf, al-Ijtihad fi al-Shari'ah al-Islamiyyah, Dar al-Qalam, Beirut, 1996, p. 211.

11 چشتی، غلام نصیر الدین، قواعد اصولیہ میں اختلاف کا فقہاء کے اختلاف میں اثر و کردار، مکتبہ نعیمیہ، لاہور، 2017ء، ص 175۔

Chishti, Ghulam Nasir al-Din, Qawa'id Usuliyyah mein Ikhtilaf ka Fuqaha ke Ikhtilaf mein Asar o Kirdar, Maktabah Na'imiyah, Lahore, 2017, p. 175.

12 ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، التکت علی کتاب ابن الصلاح، عمادة البحوث العلمی بالجامعة الإسلامية، المدینة المنورة، ط 1404ھ، ج 1، ص

-112

Ibn Hajar 'Asqalani, Ahmad bin 'Ali, al-Nukat 'ala Kitab Ibn al-Salah, 'Imadat al-Baith al-'Ilmi bil-Jami'ah al-Islamiyyah, al-Madinah al-Munawwarah, 1st ed., 1404H, vol. 1, p. 112.

13 جصاص، أبو بکر احمد بن علی الرازی، احکام القرآن، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1994ء، ج 1، ص 42۔

□ al-Jassas, Abu Bakr Ahmad bin 'Ali al-Razi, Ahkam al-Qur'an, Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 1994, vol. 1, p. 42. □

14 سیوطی، جلال الدین، الإتقان فی علوم القرآن، دار الکتب العلمیة، بیروت، 2008ء، ج 2، ص 175۔

al-Suyuti, Jalal al-Din, al-Itqan fi 'Ulum al-Qur'an, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 2008, vol. 2, p. 175.

15 ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد، المغنی، دار الفکر، بیروت، 1405ھ، ج 3، ص 221۔

□ Ibn Qudamah, 'Abd Allah bin Ahmad, al-Mughni, Dar al-Fikr, Beirut, 1405H, vol. 3, p. 221.

16 خطیب بغدادی، احمد بن علی، الکفایة فی علم الروایة، مجلس دائرة المعارف العثمانیة، حیدر آباد دکن، 1357ھ، ص 89۔

□ Khatib al-Baghdadi, Ahmad bin 'Ali, al-Kifayah fi 'Ilm al-Riwayah, Majlis Da'irat al-Ma'arif al-'Uthmaniyyah, Hyderabad Deccan, 1357H, p. 89.

17 نواد سزگین، تاریخ التراث العربی، معتمد تاریخ العلوم العربیة والإسلامیة، فرانکفورت، 1974ء، ج 3، ص 311۔

Fuat Sezgin, Tarikh al-Turath al-'Arabi, Ma'had Tarikh al-'Ulum al-'Arabiyyah wa al-Islamiyyah, Frankfurt, 1974, vol. 3, p. 311

18 شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات فی أصول الشریعة، دار المعرفة، بیروت، 1997ء، ج 4، ص 73۔

al-Shatibi, Ibrahim bin Musa, al-Muwafaqat fi Usul al-Shari'ah, Dar al-Ma'rifah, Beirut, 1997, vol. 4, p. 73.

19 ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، مکتبہ النہضة، مکہ مکرمہ، 1406ھ، ج 19، ص 214۔

Ibn Taymiyyah, Ahmad bin 'Abd al-Halim, Majmu' al-Fatawa, Maktabah al-Nahdah, Makkah al-Mukarramah, 1406H, vol. 19, p. 214.

20 غزالی، أبو حامد محمد، إحياء علوم الدين، دار المعرفة، بيروت، 2004ء، ج 1، ص 46۔

al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad, Ihya' 'Ulum al-Din, Dar al-Ma'rifah, Beirut, 2004, vol. 1, p. 46.

21 قرضاوی، یوسف، الإسلام والعقل المعاصر، دار الشروق، قاہرہ، 2001ء، ص 155۔

al-Qaradawi, Yusuf, al-Islam wa al-'Aql al-Mu'asir, Dar al-Shuruq, Qahirah, 2001, p. 155.